REGD. No. L. 5254

فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ

عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم شنبہ

۴ ذیقعدہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۲۴ ہجرت ۱۳۳۷ھ ش ۲۴ مئی ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۲۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۳ مئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج مری سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ اس سے قبل ۲۰ مئی کی تحریر کردہ یہ اطلاع موصول ہوئی تھی کہ

حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

انڈونیشیا میں باغیوں کی طرف سے سمجھوتے کی پیشکش

مرکزی حکومت نے پیشکش مسترد کر دی۔ باغیوں کے خلاف جنگ آخر دم تک جاری رہے گی

جاکرتہ ۲۳ مئی۔ حکومت انڈونیشیا نے شمالی سلیبز کے باغیوں کی طرف سے سمجھوتے کی بات چیت کی پیشکش مسترد کر دی ہے۔ مرکزی حکومت کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس مرحلہ پر باغیوں سے کسی سیاسی مفاہمت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ––– دریں اثناء انڈونیشیا کے وزیر اطلاعات نے اعلان کیا ہے کہ باغیوں کو کچلنے کے لئے مرکزی حکومت کی کارروائی اس وقت تک جاری رہے گی جب تک تمام علاقہ ان سے پوری طرح خالی نہیں کرا لیا جاتا۔

پاکستانی علاقے پر براہ راست ملکیت کا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا

مشرقی پاکستان اور آسام کی سرحد پر فائرنگ بند کرنے کا سمجھوتہ

کراچی ۲۳ مئی۔ ایک سرکاری ذریعہ نے کل یہاں بتایا کہ بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر مقیم کراچی مسٹر پیدمنابھان نے گذشتہ بدھ کے روز محکمہ خارجہ کو حکومت ہند کا ایک مراسلہ دیا تھا۔ لیکن اس مراسلہ میں بھارتی حکومت کی طرف سے پاکستانی علاقے پر ملکیت کا براہ راست کوئی نیا دعوےٰ نہیں کیا گیا ہے۔ اس ذریعہ نے مزید بتایا کہ نوٹ کا تعلق مشرقی پاکستان اور آسام کی سرحدی صورت حال سے ہے جس میں پاکستانی حکومت سے فائرنگ بند کرانے کے لئے کہا گیا ہے۔ باوثوق ذرائع کی اطلاع کے مطابق کل مشرقی پاکستان اور آسام کی حکومتوں کے درمیان اس بات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے کہ تمام سرحدی مقامات پر فائرنگ بالکل بند کر دی جائے۔ اس سلسلہ میں سلہٹ کے افسروں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ وہ سمجھوتہ پر سختی کے ساتھ عمل درآمد کرائیں۔ سمجھوتہ کے تحت سلہٹ اور کچھار کے ڈپٹی کمشنروں کی ایک کانفرنس بھی جلد منعقد ہو گی جس میں فائرنگ کی ہمیشہ کے لئے روک تھام کے اقدامات پر غور کیا جائے گا۔ دریں اثناء کل رات سلہٹ اور آسام کی تمام سرحدوں پر بھارتی فوجوں کی طرف سے فائرنگ برابر جاری تھی۔

سعودی عرب اور ایٹمی تجربات

ماسکو ۲۳ مئی۔ سعودی عرب کے وزیر اعظم شہزادہ فیصل نے روس کو ایک مراسلہ میں بتایا ہے کہ ہماری حکومت ایٹمی تجربات بند کرنے کے اقدام کی حمایت کرتی ہے۔ کیونکہ ان تجربات کا انسانی صحت پر "زبردست اثر" پڑتا ہے۔ سعودی عرب کے وزیر اعظم نے یہ مراسلہ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشچیف کے ۱۲ اپریل کے ایک پیغام کے جواب میں بھیجا ہے۔ روسی وزیر اعظم نے اپنے پیغام میں سعودی عرب کو ایٹمی تجربات بند کرنے کے متعلق روسی فیصلے سے آگاہ کیا تھا۔

ہندو عورت بچوں سمیت ستی ہو گئی

نئی دہلی ۲۳ مئی۔ فیروز پور مشرقی پنجاب کے موضع ہنگو والا کی ایک ہندو عورت اپنے خاوند کی وفات کے بعد ستی ہو گئی ہے۔ اس نے اپنے ساتھ ہی اپنے کمسن بچوں کو زندہ جلا دیا۔ اخباری اطلاعات کے مطابق جب اس عورت کے خاوند کی چتا کو آگ لگائی گئی تو یہ عورت اچانک اپنے دو بچوں سمیت اس میں کود پڑی اور جل کر ہلاک ہو گئی۔ بچوں کی عمریں آٹھ اور پانچ برس تھیں۔

ری پبلکن پارٹی کے نئے قائد کا انتخاب

لاہور ۲۳ مئی ری پبلکن ہاؤس کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان ری پبلکن پارٹی کی مرکزی تنظیمی کمیٹی کا اجلاس ۳۰ مئی کو لاہور میں صبح ۱۱½ بجے منعقد ہو گا۔ اجلاس میں پارٹی کے نئے قائد کا انتخاب عمل میں آئے گا۔

مغربی پاکستان میں چیچک کی وارداتیں

لاہور ۲۳ مئی ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں جنوری سے ۲۰ مئی تک چیچک کی ۸۴۰ وارداتیں ہوئیں اس عرصہ میں ۱۶۳ مریضوں کا انتقال ہو گیا۔ ۲۰ مئی کو صوبہ میں کوئی شخص چیچک میں مبتلا نہیں ہوا۔

خان نجف خان ریٹائر ہو گئے

ملتان ۲۳ مئی۔ خان نجف خان ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس ملتان ریجن ریٹائر ہو گئے ہیں۔

سات ہزار ہریجنوں نے بدھ مت قبول کر لیا

بمبئی ۲۳ مئی۔ صوبہ بمبئی میں منداد کے قریب جیولا کے مقام پر سات ہزار ہریجنوں نے بدھ مت قبول کر لیا ہے۔

خلافت مسیح موعود نمبر

۲۵ مئی کا الفضل "خلافت مسیح موعود نمبر" ہو گا۔ یہ نمبر برائے افادہ عام روزانہ ضرورت سے کچھ زیادہ طبع کرایا گیا ہے۔ لہٰذا جو احباب اس کے زائد پرچے منگوانا چاہیں وہ جلد سے جلد طلب فرمالیں ورنہ جلسہ سالانہ نمبر کی طرح ان کے آرڈروں کی تعمیل نہ ہو سکے گی۔

(مینیجر الفضل)

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ مئی ۱۹۵۸ء

باذن اللہ

روزنامہ کوہستان کے ایڈیٹر ابو صالح صاحب اصلاحی جو مولانا امین احسن صاحب اصلاحی کے فرزند ہیں۔ اور روزنامہ تسنیم کے ایڈیٹر نصر اللہ خان عزیز جو آج کل بھر مودودی صاحب کے منظورِ نظر ہو رہے ہیں۔ مودودیوں کے کراچی کے انتخابات لڑنے کے مسئلہ پر کچھ لے دے ہوئی ہے۔ جس کا پتہ ہمیں خود روزنامہ تسنیم کے ایک نوٹ سے لگا ہے۔

بات یہ ہے کہ کسی نے کوہستان والوں سے پوچھا کہ کراچی کے کارپوریشن انتخابات میں جو کچھ ایسے امیدوار جن کو مودودیوں نے ووٹ دیئے کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس سے مودودیئے خوشی سے آپے سے کیوں باہر ہوئے پھرتے ہیں۔ اس پر کوہستان نے دیگر وجوہات کی بناء پر ایک وجہ یہ بتائی ہے کہ

"سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جماعت اسلامی کا دعوےٰ ہے کہ اس کی ساری سرگرمیاں "باذن اللہ" ہیں۔ اس کے ۱۸ افراد اپنی جگہ سوا لاکھ کی طاقت رکھتے ہیں"

(تسنیم لاہور ۱۷ مئی)

اس پر تسنیم نے جواباً لکھا ہے کہ "باقی رہا یہ قیاس کہ جماعت اسلامی کا دعوےٰ یہ ہے کہ اس کی ساری سرگرمیاں باذن اللہ ہیں۔ اس لئے اس کے افراد اپنی جگہ سوا لاکھ کی طاقت رکھتے ہیں یہ بنائے فاسد علی الفاسد ہے جماعت کا یہ دعوےٰ کبھی نہیں ہوا۔" (تسنیم ۱۷ مئی)

یہ تو خیر بعد میں جلد یا بدیر معلوم ہو جائے گا۔ کہ جن امیدواروں کو مودودیوں نے ووٹ دیئے ہیں۔ ان میں سے جو کامیاب ہوئے ہیں کتنے سودا بازی کی شرائط پر قائم رہتے ہیں۔ اور کتنے نہیں۔ اور مودودی صاحب کے پلے کیا پڑتا ہے۔ یہاں جو بات ہم کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اور کچھ ہو نہ ہو۔ مودودیوں کا ترجمان تسنیم یہ تسلیم کرتا ہے کہ اس کی نظر میں اس زمانہ میں کسی جماعت یا فرد کا "باذن اللہ" کھڑا ہونا محالاتِ عقلی میں سے ہے۔ ورنہ کم از کم قابلِ اعتراض ضرور ہے

الغرض مودودیوں کی رائے میں بھی موجودہ سائنس اور فرائڈی نفسیات کے زمانہ میں اللہ تعالےٰ دنیا اور دنیا کے کاروبار سے الگ ہو کر چین سے خوابِ شیریں کے مزے لے رہا ہے اور قرآن، حدیث اور قانونِ شریعت کو اس نے مودودی ایسے راہ نماؤں کے حوالے کر دیا ہے کہ جو چاہیں اسکے ساتھ سلوک کریں۔ اور جس طرح چاہیں اسلام میں ترامیم کریں۔ کیونکہ اس کو یقین ہو گیا ہے۔ کہ مودودی صاحب اسلام کو اس سے بھی بہتر سمجھتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں جو غلطیاں رہ گئی ہیں۔ ان کو مودودی صاحب ہی نکال سکتے ہیں۔ مثلاً اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں مرتد کی کوئی سزا مقرر نہیں کی لیکن مودودی صاحب کی رائے ہے۔ کہ مرتد کی سزا قتل ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ حکم دیا ہے۔ کہ تم صرف بشیر نذیر ہو مگر

لست علیھم بمصیطر

تم انسانوں پر خدائی فوجدار نہیں ہو لیکن مودودی صاحب کی رائے ہے کہ اللہ تعالےٰ اب زمین کے حالات سے پوری واقفیت نہیں رکھتا۔ بلکہ ہم جو جہاں بود و باش رکھتے ہیں جن کو لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے وہی جان سکتے ہیں کہ اسلامی جماعت مبشرین اور واعظین کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ فدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے۔

اسی طرح مودودی صاحب نے جا بجا قرآن میں اصلاحات فرمائی ہیں۔ اور اب اللہ تعالےٰ نے بھی سارا کام مودودیوں پر چھوڑا ہوا ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی صورت میں جہاں تک مودودیوں کا تعلق ہے۔ "باذن اللہ" کھڑے ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

جہاں تک مودودیوں کی خوشی کا تعلق ہے۔ تو غرض ہے کہ مودودی صاحب کے مزاج دان اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ بات صاف ہے کہ جن لوگوں کو مودودیوں نے سمجھوتے کی بناء پر ووٹ دیا ہے اور اتفاق سے وہ کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور نہیں تو کم سے کم وہ ضرور قائل ہو گئے کہ منظم نعرہ بازی بالکل رائیگاں نہیں جاتی۔ اور ایک مودودیئے کے ووٹ کی قیمت آج منڈی میں صفر سے ضرور زیادہ ہے۔ جب ہر ایرے غیرے کا ووٹ آج کل قیمت رکھتا ہے۔ تو مودودیوں کے ووٹ کی کیوں قیمت نہیں۔

یہ سیاسی نکتہ بڑی مشکل اور جدوجہد کے بعد ہاتھ لگا ہے۔ اس لئے ان کا خوشی سے پھول جانا غیر اغلب نہیں۔

تسنیم نے اس خوشی کی جو وجہ بتائی ہے وہ یہ ہے کہ

"اس کے بعد سوال کا اصل جواب رہ جاتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جماعت اسلامی کو کراچی کارپوریشن کے انتخابات میں کامیابی سے مسرت اس لئے ہوئی ہے کہ مولانا مودودی کے بقول اس نے بڑی حد تک لوگوں کی مایوسی کو ختم کر دیا ہے۔ اور ان کی امیدیں روشن کر دی ہیں۔ الغرض جماعت اسلامی کی مسرت اپنی کامیابی پر نہیں بلکہ عوام کے شعور اور احساس کے زندہ ہونے کے ثبوت پر۔

(روزنامہ تسنیم لاہور ۱۸ مئی)

دیکھ لیجئے تقریباً یہ وہی جواب ہے، جو ہم نے اوپر دیا ہے۔ البتہ جو بات سودا بازی کے نتیجہ میں حاصل ہوئی ہے۔ اس کو عوام کے شعور کی بیداری کا نام پردہ رکھنے کے لئے دیا گیا ہے۔ حالانکہ اگر عوام کے شعور کی بیداری کا تعلق ہوتا تو چاہیئے تھا کہ مودودیئے یک صد کی یک صد سیٹوں پر اپنے امیدوار کھڑے کرتے اور قدرتِ حق کا تماشا دیکھتے۔ اگر مزید تحقیقات کی جائے۔ تو ہمیں توقع ہے۔ کہ ان چند سیٹوں کی بھی پوری حقیقت واشگاف ہو جائے گی۔ اور معلوم ہو جائے گا کہ مودودیوں کے نام پر کتنے ووٹ پڑے ہیں۔ اور امیدواروں کے اپنے رسوخ کا کتنا دخل ہے۔ جن کو منظم کا رکن مل گئے۔ اس کے لئے ایک معیار یہ ہو کہ دیکھا جائے۔ کہ مودودیوں کے ووٹ لے کر جو امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ وہ مودودی صاحب کی جماعت کے رکن کب بنے تھے تو معلوم ہوگا۔ کہ اکثر زمانہ انتخاب کی پیداوار ہیں ٭

برائے قائدین

مجالس خدام الاحمدیہ

موجودہ سہ ماہی مختتمہ ۳۱ جولائی کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات

(۱) ایک غلطی کا ازالہ
(۲) تجلیات الٰہیہ
(۳) ضرورت الامام
(۴) کشتی نوح

بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں۔ قائدین اس امر کا اہتمام فرمائیں کہ تمام خدام ان کتب کا مطالعہ کریں۔ آخر میں ان کا زبانی یا تحریری امتحان لے کر مرکز کو نتائج سے مطلع فرمائیں۔ یہ کتابیں الشرکۃ الاسلامیہ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

مہتمم تعلیم و ذہانت خدام الاحمدیہ
مرکزیہ ربوہ

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک اور فیصلہ کن ثبوت

حضورؑ کے وصال کے موقعہ پر سلسلہ کے اخبارات اور رسائل کے بیانات

خدارا غیر مبایعین سے ایک اپیل

(از مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل)

۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات پر فریق لاہور نے مرکز سلسلہ سے مسئلہ خلافت کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے علیحدگی اختیار کی۔ پہلے تو ان لوگوں کا موقف یہ تھا کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ اس قابل نہیں۔ کہ خلیفہ دوم مقرر کئے جائیں۔ لیکن چند روز میں ہی وہ یہ کہنے لگ گئے کہ جماعت احمدیہ میں سلسلہ خلافت کی کوئی ضرورت نہیں انجمن کافی ہے۔ اس موقف کو اختیار کرنے کے لئے ضروری تھا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا بھی انکار کریں اور یہ کہیں کہ آپؑ زمرۂ انبیاء میں شامل نہیں تھے۔ چنانچہ انہوں نے جلد ہی یہ عقیدہ اختیار کر لیا اور اب وہ قریباً نصف صدی سے نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف محاذ قائم کئے ہوئے ہیں۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہوا۔ اس وقت سلسلہ احمدیہ کے چار اخبار مرکز سلسلہ سے جاری تھے۔ (۱) بدر (۲) الحکم (۳) ریویو آف ریلیجنز (۴) تشحیذ الاذہان۔ ہم ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے موقعہ پر ان چاروں اخبارات و رسائل میں شائع شدہ بیانات کے تیئس ۲۳ اقتباسات درج کرتے ہیں جن سے ظاہر ہے۔ کہ جماعت احمدیہ بالاتفاق یہی عقیدہ رکھتی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی ہیں۔ آپ کے جملہ حالات نبیوں والے ہیں اور آپ کی وفات بھی انبیاء کے طریق پر ہوئی ہے۔ کیا غیر مبایعین خدارا غور کریں گے کہ وہ کہاں سے کہاں چلے گئے ہیں؟

اخبار بدر کے اقتباسات

۱۔ "باقی رہنے والی ذات تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اس کے سوائے سب فوت ہو جانے والے ہیں اور سرور انبیاءؐ بھی فوت ہو گئے۔ موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ سب فوت ہو گئے۔ یہی قدیم سے سنت اللہ جاری ہے اور اس زمانہ کے نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ تو جس اصلاح کے واسطے مبعوث ہوئے تھے۔ اس میں یہ بات خصوصیت کیساتھ شامل تھی کہ سب نبی انسان ہوتے ہیں۔ اور انسان ایک دن مرتے ہیں"

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

۲۔ "قریباً ایسا ہی صدمہ خدا کے اس زمانہ کے رسول اور نبی حضرت مرزا غلام احمدؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خدام کو اس وقت دیکھنا پڑا"

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

۳۔ پیارے بھائیو! میرا خط کیا ہے ایک دلی درد کا اظہار ہے تیرہ سو سال کے بعد خدا کا ایک نبی دنیا میں آیا۔ وہ آیا اور دنیا میں رہا اور دنیا سے چلا بھی گیا۔ پر ہنوز کثیر حصہ مخلوقات کا وہ ہے جس نے اسے نہ پہچانا نہ مانا" صـ۳

(بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ء)

۴۔ "ایک نبی آیا جبکہ تمام قوم کا متفق طور سے یہ عقیدہ تھا کہ اب کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور پھر اس نے چار لاکھ انسان کو اپنا متبع بنا لیا کیا یہ خدا کا خاص فضل نہیں ہے"

(" صـ۶)

۵۔ "سنو! ہر ایک احمدی اس عقیدہ پر قائم ہے کہ مبارک و مطہر و مقدس وجود جسے لوگ مرزا لئے قادیانی کہتے تھے۔ خدا کا برگزیدہ نبی ہے"

(بدر ۱۸ جون ۱۹۰۸ء صـ۱)

اخبار الحکم کے حوالہ جات

۶۔ "خدا تعالیٰ کے کام اٹل ہیں اور اس کی باتیں سچی۔ خدا تعالیٰ کا برگزیدہ بندہ جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعودؑ اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنے وقت پر آیا۔ اور اپنے وقت پر خدا تعالیٰ کی طرف بلایا گیا ٹھیک اسی طرح جس طرح پہلے تمام مامور و مرسل یہاں تک کہ ان سب کے سرتاج اور ہم سب کے سید و مقتدا حضرت محمد رسول اللہ صلعم اس فانی دنیا سے چلے گئے"

(ضمیمہ الحکم ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء)

۷۔ "جیسا کہ سنت اللہ قدیم سے جاری ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے ماموروں اور مرسلوں پر جس طرح ان کی بعثت کے وقت ایک انقلاب عظیم ہوتا ہے اور انہیں طرح طرح ہدف ملامت بنایا جاتا ہے۔ اور انکے مقابلہ کے لئے ہر قسم کے منصوبے اور حیلے تراشے جاتے ہیں اسیطرح ان کی وفات پر بھی ایک شور عظیم مچایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام منہاج نبوت پر مامور ہو کر آئے تھے۔ وہ اس سنت سے اگر باہر رہ جاتے تو یقیناً آپ پر اعتراض کرنے والوں کو ایک حق پیدا ہو جاتا"

(الحکم ۶ جون ۱۹۰۸ء صـ۱)

۸۔ "میں (خلیفۃ المسیح الاولؓ۔ ناقل) اس اللہ کی تعریف کرتا ہوں۔ جو ابدی اور ازلی ہمارا خدا ہے۔ ہر ایک نبی جو دنیا میں آتا ہے۔ اس کا ایک کام ہوتا ہے۔ جو کرتا ہے جب کر چکتا ہے خدا اس کو بلا لیتا ہے حضرت موسیٰؑ کی نسبت یہ بات مشہور ہے کہ وہ ابھی بلاد شام میں نہیں پہنچے تھے کہ رستہ میں ہی فوت ہو گئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر و کسریٰ کی کنجیوں کا ذکر فرمایا کہ مجھے دی گئی ہیں۔ مگر آپ نے وہ کنجیاں نہ دیکھیں کہ چل دئے۔ ایسی باتوں میں اللہ تعالیٰ کے مخفی اسرار ہوتے ہیں۔ یہاں بھی بہت سے لوگ تعجب کریں گے۔ کہ کئی پیشگوئیاں کی تھیں وہ ابھی پوری نہیں ہوئیں"

(الحکم ۶ جون ۱۹۰۸ء)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے اقتباسات

۹۔ "حضرت اقدس علیہ السلام کی وفات بھی اسی منہاج نبوت سے واقع ہوئی ہے جس طرح سے کہ پہلے مامورین اولوالعزم کی وفات واقع ہوا کرتی تھی صدق اللہ تعالیٰ ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا"

(رسالہ ریویو آف ریلیجنز جلد ۷ صـ۶-۷ بابت ماہ جون جولائی ۱۹۰۸ء)

۱۰۔ "آپ کے اہل و عیال نے وہ صبر و استقلال اس وفات پر دکھلایا جیسا کہ خاندان نبوت اور اہل بیت رسالت کے لئے ضروری تھا"

(ریویو جلد ۷ نمبر ۷ صـ۲۳۳)

۱۱۔ "الہام ربانی انّ خبر رسول اللہ واقع۔ تو ڈاکٹر صاحب جیسے کی فہمائش کے لئے واقع ہوا تھا کہ ڈاکٹر صاحب مبارک کی وفات پر کوئی اعتراض نہ کریں کیونکہ انکی وفات کی نسبت تو پہلے ہی سے فرستادہ خدا کو الہام ہو چکا ہے۔ اور اس خبر کا واقع ہونا ضروریات سے ہے"

(ریویو جلد ۷ نمبر ۷ صـ۲۵۲)

۱۲۔ "افسوس ہے آج کل کے بیہودی مولویوں پر کہ ایسے بے ہودہ اعتراض جن کا ذکر کتاب و سنت میں موجود ہے بسبب اپنی جہالت کے اب تک کئے جاتے ہیں اور غیر اہل اسلام جو منصف اور محقق ہیں حضرت اقدس کی ان کارروائیوں پر نظر کر کے کہ جو انہوں نے مانند انبیاء اولوالعزم کے تائید دین اسلام کے لئے کی ہیں۔ مدح و ثنا

(باقی صـ پر)

خدائی نصرت کے تحت سیلون میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے غیر معمولی سامان

انتہائی بے سروسامانی کے باوجود سنہالی زبان میں وسیع پیمانے پر اسلامی لٹریچر کی اشاعت

سیلون کے تبلیغی حالات پر مبلغ سیلون مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر کی تقریر

ربوہ ۲۳ مئی۔ کل نماز مغرب کے بعد محلہ دار الصدر جنوبی کی مسجد میں مبلغ سیلون مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے سیلون میں تبلیغ اسلام کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات بیان کرتے ہوئے اس امر کو واضح فرمایا کہ اللہ تعالےٰ جس نے سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ذریعہ اسلام کو زمین کے کناروں تک پھیلانے کا فیصلہ کیا ہے اپنی خاص تائید و نصرت کے تحت ہر ملک میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کے غیر معمولی سامان کر رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انتہائی بے سروسامانی کے باوجود حضور ایدہ اللہ کے بھیجے ہوئے مبلغین کو ممالک غیر میں بسا اوقات ایسے رنگ میں خدمت اسلام کی توفیق میسر آتی ہے کہ جس میں صاف خدائی ہاتھ کام کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

مکرم مولوی صاحب موصوف کی اس تقریر کا اہتمام محلہ دار الصدر جنوبی کی لوکل تنظیم کی طرف سے کیا گیا تھا جس میں صدارت کے فرائض مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ وکیل الزراعت تحریک جدید نے ادا فرمائے۔

سیلون کے تبلیغی حالات

تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے تقریر کا آغاز کرتے ہوئے پہلے سیلون کے جغرافیائی تاریخی تمدنی اور مذہبی حالات بیان کئے بعد ازاں آپ نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ کے نتیجے میں وہاں تبلیغ اسلام کی ابتدائی مساعی اور ان کی کامیابی پر روشنی ڈالی اور پھر ۱۹۵۱ء سے وہاں باقاعدہ مشن کے قیام اور منظم تبلیغی جدوجہد کا ذکر کیا اس ضمن میں آپ نے اس امر کو واضح فرمایا کہ کس طرح انتہائی بے سروسامانی کے باوجود وہاں اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل اور خاص تائید و نصرت کے نتیجے میں اسلام کی تبلیغ کے نئے نئے راستے کھولے اور مبلغین کی حقیر کوششوں میں برکت ڈال کر اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے یہ بڑھے گا اور پھولے گا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔ مثال کے طور پر آپ نے وہاں کی سرکاری زبان میں جو سنہیلی کہلاتی ہے۔ اسلامی لٹریچر اور اس کی اشاعت کے بعض نہایت ایمان افروز واقعات کو پیش کیا۔

حضور ایدہ اللہ کا ایک کشف اور اس کا عملی ظہور

آپ نے فرمایا ۱۹۵۲ء میں اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو ایک کشف میں دکھایا کہ آپ کے ذریعہ سنہیلی زبان میں اسلامی لٹریچر چھپ کر تیار ہوا ہے اور اسے بڑی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے۔ اس وقت حضور نہ سنہیلی زبان کے نام سے واقف تھے اور نہ حضور کو یہ معلوم تھا کہ یہ زبان بولی کہاں جاتی ہے اگرچہ اس وقت اس زبان کو بولنے والے سیلون میں بکثرت موجود تھے لیکن اسے کوئی اہمیت حاصل نہ تھی اس کے بالمقابل وہاں تامل زبان کا بہت چرچہ تھا تاہم اس خواہش کے پیش نظر کہ حضور کے اس کشف کے پورا ہونے کے سامان جلد رونما ہوں ہم نے اس بارہ میں کوشش شروع کر دی لیکن مسلسل سال ڈیڑھ سال کی کوشش کے باوجود اس میں کامیابی کی کوئی صورت نہ نکلی اول تو اس کام کو سر انجام دینے کے لئے پیسہ ہی موجود نہ تھا۔ دوسرے کوئی ایسا آدمی نہ ملتا تھا جو اس زبان میں سلسلہ کی بعض چیدہ چیدہ کتابوں کا ترجمہ کر دے یکا یک ۱۹۵۶ء کے اوائل میں ملک کے حالات نے پلٹا کھایا۔ اور عام انتخابات میں ایک نئی پارٹی برسر اقتدار آگئی جس نے انتخابات ہی اس بنیاد پر لڑے تھے کہ وہ برسر اقتدار آتے ہی سنہیلی کو سرکاری زبان قرار دیدیگی۔ چنانچہ حکومت بنانے کے بعد دو ماہ کے اندر اندر اس نے سنہیلی کو قانونی طور پر سرکاری زبان کا درجہ دے دیا۔ اس وجہ سے دیکھتے ہی دیکھتے اس زبان کو ملک بھر میں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی۔ لیکن وہاں کے احمدیہ مشن کے پاس قطعاً ایسے وسائل موجود نہیں تھے کہ وہ اس زبان میں لٹریچر کی اشاعت کا انتظام کر سکتی۔ دفعۃً خدائی تقدیر حرکت میں آئی اور نہایت غیر معمولی طور پر اس زبان میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت کا خود بخود انتظام ہو گیا اور وہ اس طرح کہ ابھی سنہیلی کو سرکاری زبان کا درجہ ملے ہوئے چند ماہ ہی ہوئے تھے کہ ایک معزز شخص جن کے نام سے بھی میں واقف نہ تھا۔ مشن ہاؤس میں احمدیہ مشن ہاؤس تشریف لائے۔ اور انہوں نے آتے ہی یہ سوال کیا کہ آپ لوگ سنہیلی میں اسلامی لٹریچر کیوں شائع نہیں کرتے۔ میں نے مالی اور بعض دوسری مشکلات کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا آپ مجھے کوئی کتاب دیں میں اس کا سنہیلی زبان میں ترجمہ کرنے کا انتظام کرتا ہوں۔ چنانچہ میں نے انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر سلسلہ کی ایک کتاب دیدی ہفتہ عشرہ کے بعد جب وہ دوبارہ آئے تو کتاب کا ترجمہ اور اس کے طبع شدہ پروف ساتھ لے کر آئے۔ چنانچہ چند یوم میں نظر ثانی کے بعد انہوں نے وہ کتاب پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوا دی۔ اس کے بعد انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف اسلامی اصول کی فلاسفی دی گئی۔ اسے بھی انہوں نے بعد ترجمہ نہایت قلیل مدت میں پانچ ہزار کی تعداد میں چھپوانے کا انتظام کر دیا۔ چونکہ اس وقت حکومت سنہیلی کو خاص اہمیت دے رہی تھی۔ اس لئے خود وزیر اعظم نے اس زبان میں اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں خاصی دلچسپی کا اظہار کیا حتیٰ کہ انہوں نے ہماری درخواست پر اس کتاب کے ساتھ اشاعت کے لئے بخوشی اپنا ایک پیغام بھی بھجوا دیا۔ چنانچہ وہ پیغام بھی کتاب کے ساتھ ہی شائع ہوا۔ کتاب کی طباعت کے بعد اس کی اشاعت کا آغاز ایک خاص تقریب میں کیا گیا۔ جس میں بعض وزراء اور حکومت کے اعلیٰ افسران بھی شریک ہوئے چنانچہ ان وجوہ کی بناء پر کتاب کا ملک بھر میں بہت چرچہ ہوا اور لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔ الغرض نہایت بے سروسامانی کے باوجود اللہ تعالےٰ نے محض اپنی قدرت نمائی کے ذریعہ حضور ایدہ اللہ کے اس کشف کو پورا کرنے کے خود سامان فرمائے اور اس طرح یہ امر ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

سیلون کے احمدی احباب کا ایمان و اخلاص

دوران تقریر میں مکرم مولوی صاحب نے جماعت کی ترقی اور احباب جماعت کے ایمان و اخلاص اور جذبہ و جوش سے متعلق بہت سے ایمان افروز واقعات سنائے اور بتایا کہ اب بفضلہ تعالےٰ وہاں متعدد شہروں میں مسجدیں اور مشن ہاؤس تعمیر ہو چکے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس حال میں ہوا ہے۔ کہ ہمارے پاس اس کام کی تکمیل کے لئے کوئی فنڈ یا روپیہ موجود نہ تھا۔ خدا نے خود اس کے لئے سامان کئے اور محض اسی کے فضل کے نتیجے میں یہ ترقی ظہور میں آئی۔ اس وقت وسیع پیمانے پر لٹریچر کی اشاعت کے علاوہ وہاں اپنا ایک اخبار بھی نکل رہا ہے۔ جو بیک وقت انگریزی سنہیلی اور تامل زبانوں میں شائع ہوتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ جماعت کی اس ہمہ گیر ترقی سے خائف ہو کر پچھلے دنوں وہاں بعض مولویوں نے مخالفت کا

ایک طوفان بھی برپا کیا اور جماعت کو تین ماہ تک شدید مشکلات میں سے گذرنا پڑا لیکن یہ ابتلاء بھی جیسا کہ اللہ تعالے کی سنت ہے جماعت کو اور زیادہ مضبوط بنانے کا موجب ثابت ہوا ہے اور احباب جماعت اور زیادہ جوش اور اخلاص کے ساتھ خدمات سلسلہ بجا لانے میں منہمک ہیں

تحریک جدید کے ماتحت رونما ہونے والا انقلاب عظیم اور ہماری ذمہ داریاں

آخر میں صاحب صدر مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے اس امر پر روشنی ڈالی کہ خدا تعالے اس زمانہ میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کر دکھانے کا فیصلہ کر چکا ہے۔ اور وہ خود ہی اس کام کو سرانجام دے رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک مرحلہ پر آکر انسانی کوششیں رک جاتی ہیں اور بظاہر تبلیغ کا کوئی نتیجہ نکلنے کی امید نظر نہیں آتی۔ تو خدا تعالے خود ایسے حالات پیدا کر دیتا ہے کہ سب رکے ہوئے کام پایہ تکمیل کو پہنچنے شروع ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ مکرم منیر صاحب کی تقریر خود اس امر پر گواہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالے نے انتہائی ناسازگار حالات میں اس کشف کو عملاً پورا کرنے کے سامان کئے جو اس نے سیدنا حضرت المصلح الموعود کو دکھایا تھا۔ اس حقیقت کی مزید وضاحت کے طور پر آپ نے تحریک جدید کی ابتداء پر روشنی ڈالی اور پھر اس کی روزافزوں ترقی اور بالآخر اس کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم الشان انقلاب کا ذکر کر کے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالے کے وجود کی برکت سے خدا خود غلبہ اسلام کے سامان کر رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی خدمات پیش کرتے چلے جائیں اور مقدور بھر کوشش سے گریز نہ کریں۔ اسی طرح ہم غلبہ اسلام کے اس عظیم الشان کام میں حصول ثواب کے مستحق قرار پا سکتے ہیں۔ آپ نے توجہ دلائی کہ جوں جوں حضور ایدہ اللہ کی توجہ کے نتیجے میں غیر اسلامی ملکوں اور علاقوں میں مسجدیں بن رہی ہیں۔ اسی قدر ہماری ذمہ داریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ کیونکہ محض مسجدیں بنانا ہی اصل کام نہیں ہے بلکہ انہیں اس طور پر آباد رکھنا کہ وہ صحیح معنوں میں اسلام کی اشاعت اور اس کے مرکز بنی رہیں۔ ان کی تعمیر کا اصل مقصد ہے۔ یہ کام مسلسل جدوجہد اور قربانی کے بغیر انجام نہیں پا سکتا۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم حضور ایدہ اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی قربانی کے معیار کو بڑھاتے چلے جائیں تا مساجد کی تعمیر کا اصل اور بنیادی مقصد پورا ہو سکے۔

مکرم باجوہ صاحب کی صدارتی تقریر اور صدر محلہ مقبول احمد صاحب ذبیح کی طرف سے اظہار تشکر کے بعد یہ جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا جو مکرم حافظ عبد السلام صاحب وکیل اعلےٰ تحریک جدید نے کرائی۔

باموقع دوکانیں!

مسجد دارالصدر "ج" کے ساتھ بہت اچھی خوبصورت دوکانیں جن کے آگے برآمدے بھی ہیں۔ تعمیر کی گئی ہیں۔ مسجد کے ساتھ اور درزنانہ کے قریب ہونے کی وجہ سے گویا محلہ بلکہ ایک رنگ میں ربوہ کے مرکز میں ہیں۔

جو اصحاب کرایہ پر حاصل کرنا چاہیں وہ بلا تاخیر درخواستیں بھجوا دیں۔ کیونکہ ہم جلد ان کے بارہ میں فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ محلہ کی ضروریات کے لحاظ سے ہم پسند کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل قسم کی دوکانیں ان میں ہوں۔

۱۔ کریانہ
۲۔ ادویہ
۳۔ سبزی
۴۔ ہوٹل دودھ وغیرہ

اس لئے اگر ان دکانوں کے کوئی دوکاندار ہوں تو ان کو ترجیح دی جائے گی۔

مشتاق احمد باجوہ
انچارج تعمیر مسجد دارالصدر ج ربوہ

دعائے مغفرت

ہمارے ایک انڈونیشین بھائی مکرم محی الدین شاہ صاحب جو عرصہ پانچ سال سے ربوہ میں احمدیت کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے مقیم ہیں کے والد مکرم مادہ سیبون صاحب جو کہ پاڈانگ میں مجسٹریٹ تھے۔ انڈونیشیا کے ہسپتال میں ۴۰ ۳ کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ نیز ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

شاہد احمد قریشی۔ ربوہ

احباب جماعت کی فوری توجہ کے لئے

نظارت اصلاح وارشاد کی طرف سے جو لٹریچر وقتاً فوقتاً شائع ہوتا ہے وہ وقت کے اہم تقاضوں کے پیش نظر چھپتا ہے۔ اس لئے احباب جماعت پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں اس کی وسیع پیمانے پر اشاعت کریں اور مرکز کو اس کے اثرات سے باخبر رکھیں تا نظارت خدمت اسلام کا کام احسن رنگ میں سرانجام دے کر اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکے۔

ظاہر ہے ایک ایسی جماعت کے لئے جو تبلیغ قرآن ہی کو موجودہ زمانے کا سب سے بڑا جہاد قرار دیتی ہو اس اہم امر کی طرف توجہ کرنا کتنا ضروری اور کتنا اہم ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض مخصوص جماعتوں یا افراد کے سوا یہ فرض قریباً اوجھل نظر آتا ہے جو بڑی تشویشناک بات ہے۔

مثال کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ رسالہ "جماعت اسلامی پر تبصرہ" جو دوسری مرتبہ شائع ہوا۔ اگرچہ جماعتوں نے پورے ذوق وشوق سے اس کی اشاعت میں حصہ لیا ہے جو نہایت درجہ قابل تحسین ہے۔ مگر مرکز کو اس کے اثرات سے باخبر رکھنے کی کوشش بہت کم ہوئی ہے۔ حالانکہ دوستوں کو چاہیئے تھا کہ جماعت اسلامی سے متعلق ہر فرد تک یہ رسالہ پہنچاتے اور اس سے ہمدردانہ رنگ میں (جو ایک سچے مسلم کا شعار اور جماعت احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے) اس رسالہ میں پیش کردہ حقائق کے متعلق افہام وتفہیم کرتے ہوئے انہیں اس اخلاقی ذمہ داری کی طرف توجہ دلاتے کہ وہ اپنے اکابر سے اس کا جواب طلب کریں کہ آخر یہ کیا قصہ ہے۔ کیا واقعی جماعت اسلامی کے علم کلام کی زینت کے لئے حضرت مرزا صاحب کے لٹریچر کے اہم نکات مستعار لئے گئے ہیں۔

میں امید کرتا ہوں کہ احباب جماعت اپنے اس اہم دینی فرض منصبی کی طرف خصوصی توجہ مبذول فرمائیں گے

ناظر اصلاح وارشاد

جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد کا جلسہ

مورخہ ۲۳ مئی ۵۸ء بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد سندھ کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد کیا گیا۔ جس میں گاؤں کے غیر از جماعت دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم مولوی برکت اللہ صاحب محمود شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کے عقائد کی وضاحت۔ درود شریف کی فلاسفی وتشریح خاتم النبیین کا حقیقی مفہوم۔ جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف پہلوؤں وغیرہ متعدد امور پر ڈیڑھ گھنٹہ تک پُر جوش تقریر فرمائی بعد میں سوالات کا بھی موقعہ دیا گیا۔

محمد صدیق اختر سیکرٹری اصلاح وارشاد
جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد سندھ

چندہ کھلیانوں پر سے وصول کیا جائے

اللہ تعالےٰ کے فضل سے فصل ربیع برداشت ہو کر کھلیانوں میں پہنچ چکی ہے۔ سیکرٹری مال و دیگر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ براہ مہربانی اس فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے وصول کرنے کا انتظام فرمائیں۔ چونکہ غلہ کھلیانوں سے جلد اٹھا لیا جایا کرتا ہے۔ لہذا وصولی چندہ کا کام بھی ساتھ ساتھ سرعت کے ساتھ کیا جانا چاہیئے۔ گذشتہ سال مجلس شوریٰ کی بجٹ کمیٹی کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ فصل کا چندہ کھلیانوں پر سے وصول کیا جائے۔ چندہ جو بصورت غلہ وصول ہو سلسلہ کی امانت سمجھتے ہوئے اس کی خاص حفاظت کی جائے اور مروجہ نرخوں پر فروخت کر کے کل رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دی جائے۔

ناظر بیت المال

"سیرۃ سرور" خدا تعالیٰ کے فضل سے اصحاب احمد جلد پنجم مشتمل بر سیرۃ وسوانح حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ زیر طبع ہے اور چند دنوں تک سب خریداروں کی خدمت میں روانہ کر دی جائیگی۔ پاکستان کے احباب کرام یہ کتاب احمدیہ بکڈپو ربوہ سے

اپنے مرحوم رشتہ داروں کا حق ادا کیجئے

سیدنا حضرت المصلح الموعود کے عظیم الشان پروگرام بابت تعمیر مساجد بیرون کا تقاضا ہے کہ جن احباب کو اللہ تعالیٰ نے مالی استطاعت بخشی ہے وہ نہ صرف خود تعمیر مسجد جرمنی کے لئے کم از کم ڈیڑھ صد روپیہ کی قربانی پیش کریں۔ بلکہ اپنے مرحوم رشتہ داروں کو ایصال ثواب کیلئے بھی انکے نام سے اس عظیم الشان کام کے لئے چندہ عنایت فرمائیں۔ مرحومین میں سے کئی ایسی بزرگ ہستیاں ہونگی جن کے آپ پر بے حد احسانات ہونگے۔ پس ان کے حق کی ادائیگی اس سے بہتر اور کس رنگ میں ہوگی۔ کہ آپ انکے اسماء گرامی تعمیر مسجد جیسے صدقہ جاریہ میں لکھوا کر انکے لئے دعاؤں کا ایک دائمی ذریعہ مہیا فرما دیں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید)

ایک ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۵۶ء کا فیصلہ ہے کہ جن احباب کی وصیت بوجہ بقایا منسوخ ہو جائے اور وہ چھ ماہ تک اپنی وصیت بحال نہ کرائیں یا معذرت کر کے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت بھی نہ لیں تو ان سے نادہندگان کا سا سلوک کیا جائے۔

ایسے احباب سے چندہ نہ وصول کرنے کی ہدایت اس لئے ہے کہ تا وہ اپنی کوتاہی پر نادم ہوں اور ایمان میں قدم پھر آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ الحمدللہ کہ احباب بقایا جات ادا کر کے وصیتیں بحال کرا رہے ہیں۔ یا جن کے حالات وصیت بحال کرانے کی فی الحال اجازت نہیں دیتے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کر رہے ہیں لیکن بعض احباب ابھی ایسے بھی ہیں جنہوں نے نہ تو ابھی اپنی وصیت بحال کرائی ہے اور نہ چندہ عام ادا کرنے کی اجازت لی ہے۔ لہذا عہدہ داران جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ ایسے افراد کو قواعد صدر انجمن احمدیہ کا احترام کرنے پر آمادہ کریں۔ اگر کوئی دوست وصیت بھی بحال نہ کرائیں اور چندہ عام ادا کرنے کی اجازت بھی نہ لیں تو حسب فیصلہ مجلس مشاورت ان کے خلاف نادہندگی کی بنا پر نظارت امور عامہ کی معرفت تعزیری کارروائی کروائی جائے۔ ایسے لوگوں کو درمیان میں لٹکتے رہنا نہیں چاہیئے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

بتاریخ [illegible] ۲۵ بروز جمعۃ المبارک خاکسار کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلی لڑکا پیدا ہوئی ہے۔ احباب نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایم جمال الدین احمد ایجنٹ الفضل جھنگ صدر)

درخواست ہائے دعا

(۱) عزیزم حمید الحق صاحب ساکنہ مغلپورہ بیمار ہیں احباب، جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل صحت عطا فرمائے۔

(عبد الرحمن خان ایجنٹ الفضل کوئٹہ)

(۲) ماسٹر محمد رفیق صاحب کراچی کی والدہ دو ماہ سے بہت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے۔

قائدین زعماء اور مربی صاحبان مجالس اطفال کی خدمت میں

ضروری گذارش

۱۔ جن مقامات پر مجالس خدام الاحمدیہ قائم ہیں۔ لیکن اطفال کی تنظیم موجود نہیں وہاں کے قائدین زعماء صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ فوراً احمدی بچوں کی مجلس اطفال کے ذریعہ منظم کریں۔ اور کسی موزوں اور مستعد کارکن کو ان کا مربی مقرر کریں۔

۲۔ جن مقامات پر مجالس اطفال تو قائم ہیں۔ لیکن ان کی تنظیم کمزور ہے وہاں اسے مضبوط کرنے کی کوشش فرمائیں۔ اور اس کا طریق یہ ہے کہ اطفال کے ہفتہ وار یا پندرہ روزہ اجلاس باقاعدہ منعقد کئے جائیں۔ ان اجلاسوں میں تربیتی تقریریں کرائی جائیں۔ بچوں کو اہم دینی مسائل سکھائے جائیں۔ اور پھر ان کا امتحان بھی لیا جائے۔ مناسب تیاری کے بعد بچوں کو بھی تقریریں کرنے اور نظمیں پڑھنے کا موقعہ دیا جائے۔

۳۔ جملہ اطفال سے باقاعدہ ماہوار چندہ وصول کیا جائے تاکہ انہیں ابھی سے اسلام اور سلسلہ کی خاطر مالی قربانی کرنے کی عادت پڑے۔ چندہ کی شرح حسب ذیل ہے پرائمری کلاسز کے طلباء کے لئے ۱ر ماہانہ مڈل کلاس کے طلباء کے لئے ۲ر ماہوار ہائی کلاسوں کے طلباء کے لئے ۴ر ماہانہ ملازم اطفال سے ایک پائی فی روپیہ غیر ملازم اور غیر طلباء اطفال کے لئے ۱ر ماہانہ

۴۔ احمدی بچوں کو نماز باجماعت پڑھنے کی عادت ڈالی جائے۔ اس کے لئے نمازوں کی حاضری لینے کا اہتمام کیا جائے اور بچوں کے والدین سے رابطہ قائم کیا جائے

(۵) رسالہ تشحیذ الاذہان اطفال الاحمدیہ کا اپنا رسالہ ہے اسے چلانا اور اسے دلچسپ بنانا اطفال کا کام ہے۔ جملہ قائدین و زعماء اور مربی صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں بچوں کو اس رسالہ کا خریدار بنانے کی کوشش فرمائیں۔ اور انہیں اس میں مفید اور دلچسپ مضامین کہانیاں اور نظمیں لکھنے کی تحریک کریں۔

۶۔ جس جگہ بھی مجلس اطفال قائم ہے اس کی ماہانہ رپورٹ مرکز میں بھیجنی بہرحال ضروری ہے۔ جو چندہ جمع ہو اس کا ۲/۳ حصہ لوکل مجالس کے اخراجات کے لئے رکھا جائے بقیہ ۱/۳ رقم ماہ بماہ مرکز میں بھجوانی ضروری ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ہمارا عزم اور ہمارا فرض

گر یہ خواہش ہو کہ مل جائے ہمیں جنّت میں گھر
تو یہاں پہلے خدا کا گھر بنانا چاہیئے
جا بجا تعمیر بیت اللہ ہمارا عزم ہے
اس کی خاطر اپنا مال و زر لٹانا چاہیئے

کیا آپ نے مسجد جرمنی کی خاطر اپنی استطاعت کے مطابق کوئی مالی قربانی پیش کی ہے؟ اگر نہیں تو اس خانۂ خدا کے لئے اولین موقعہ پر کچھ نہ کچھ رقم تحریک جدید کو بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(قائمقام وکیل المال اوّل تحریک جدید — ربوہ)

نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ایک اور فیصلہ کن ثبوت

(بقیہ صفحہ ۳)

کرتے ہیں۔ چنانچہ پایونیر کا ایڈیٹر محقق بعد مدح و ثناء حضرت اقدس کے آخر میں لکھتا ہے کہ

"بہرحال قادیان کا نبی ایک ایسا انسان تھا جو دنیا میں ہر روز نہیں آیا کرتا۔ اس کی قبر پر رحمت ہو۔"

پایونیر نمبر ۱۲۷، ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء

(ریویو جلد ۷، نمبر ۷ ص۲۴۶)

۱۳۔ "میں (مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے ناقل) صرف اس قدر کہنا چاہتا ہوں کہ ایک کثیر حصہ پیشگوئیوں کا بھی ایسا ہے جن کے پورا ہونے کا انتظار باقی ہے کیونکہ یہ بھی سنت اللہ ہے کہ ایک نبی کی پیشگوئیاں اس کی موت تک ہی ختم نہیں ہو جاتیں بلکہ جیسا عظیم الشان نبی ہو اسی طرح اس کی پیشگوئیوں کا زمانہ بھی لمبا ہوتا ہے"

(ریویو جلد ۷، نمبر ۷ ص۲۹۰)

۱۴۔ اب جب یہ تمام امور ایسے ہیں جن کا منہاج نبوت کی رو سے انکار نہیں ہو سکتا اور حضرت مسیح موعود پر اگر کوئی مطالبہ ہو سکتا ہے تو منہاج نبوت کی رو سے ہی ہو سکتا ہے تو اب سوال یہ پیدا ہوگا کہ پھر مابہ الامتیاز کیا ہے۔ جس سے جھوٹے اور سچے میں شناخت ہو۔ . . . . . . سو جواب اس کا یہ ہے کہ اول تو ان پیشگوئیوں میں کثرت اور کیفیت کو دیکھنا چاہیئے۔ کیونکہ قرآن شریف سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اظہار علی الغیب کو اللہ تعالیٰ انبیاء کے لئے مخصوص کرتا ہے یعنی کثرت سے غیب کی اطلاع دینا۔ . . . . . . الخ۔

(ریویو جلد ۷، نمبر ۷ ص۲۹۲)

۱۵۔ "یہ تمام باتیں ہرگز ہرگز کسی کاذب میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ تمام کو تلاش کر لو۔ تاریخ کے ورقوں کو ایک ایک کر کے الٹ ڈالو مگر ان سب باتوں کا مجموعہ سوائے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبیوں کے ہرگز کہیں نہ پاؤ گے"

(ریویو جلد ۷، نمبر ۷، ص۲۹۳)

۱۶۔ پس جس شخص کے ساتھ خدا تعالیٰ اپنی کتاب کے مقرر کردہ قوانین کی رو سے جھوٹوں والا سلوک نہیں کرتا۔ بلکہ صادقوں اور اپنے سچے رسولوں والا سلوک کرتا ہے اس کی صداقت پر شبہ کرنا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنا اور اس کے کلام کی خلاف ورزی کرنا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت کسی کی صداقت کا نہیں ہو سکتا اور اگر یہ ثبوت کافی نہیں تو پھر کسی نبی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکے گی۔

(ریویو جلد ۷، نمبر ۷ صفحہ ۲۹۴ و ۲۹۵)

۱۷ "پس منہاج نبوت کی رو سے کوئی امر مشتبہ باقی نہیں رہتا ہمارے مخالف ایک لمحہ کے لئے غور کریں کہ جس استدلال سے وہ حضرت مسیح موعود کے ثناء اللہ اور عبدالحکیم کی زندگی میں فوت ہو جانے سے جھوٹا ہونے کا نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں اسی استدلال سے اس کثیر تعداد کی ہلاکت سے جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں ہلاک ہوئے آپ کی صداقت کا کھلا کھلا نتیجہ نکلتا ہے یا نہیں پھر کیا ان کا فرض نہیں کہ ایسی صورت میں سنۃ اللہ کو دیکھیں اور منہاج نبوت پر غور کریں"

(ریویو جلد ۷، نمبر ۷ ص۲۹۷)

رسالہ تشحیذ الاذہان کے حوالے

۱۸۔ حضرت مسیح موعود کی پیدائش اور وفات بھی تمام نبیوں کی طرح ہوئی . . . . . . آپ کی وفات بھی سنت الانبیاء کے مطابق ایک نشان کے طور پر ہوئی"

(رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ ص۲۰۷ بابت ماہ جون و جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۰۸)

۱۹۔ "جب کہ خدا تعالیٰ نے اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت اس زمانہ میں ایک نبی بھیجا تو کیونکر ممکن ہے کہ وہ اس کو بغیر مدد کے چھوڑ دے اور اس کی جماعت کو تباہ ہونے دے۔ اگر وہ نبی اب ان میں نہیں رہا اور دنیا کا کام ختم کر کے اس دنیا سے عالم جاودانی کی طرف چلا گیا ہے تو کیا ہوا۔ خدا تعالیٰ جو حی و قیوم ہے اس کو ضائع نہیں ہونے دے گا"

(تشحیذ جلد ۳ نمبر ۷ ص۲۲۳)

۲۰۔ "خدا کی سنت ہمیشہ سے یوں چلی آئی ہے کہ نبی روحانیت کا ایک بیج بو کر چلا جاتا ہے اور اس کے بعد وہ پھولتا اور پھلتا ہے اور جب تک وہ نبی زندہ رہے اس وقت تک سلسلہ کو کامل ترقی نہیں ہوتی۔ چنانچہ ایسا ہی نبیوں کے زمانہ میں ہوا اور ہوتا ہے اور آئندہ ہوگا"

(تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۷ ص۲۲۴)

۲۱۔ "غور کا مقام ہے کہ جب اجتہادی غلطی کا ہو جانا کسی نبی کی شان پر کوئی دھبہ نہیں لگاتا اور اس سے اس کی سچائی پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔ تو حضرت مسیح موعود جو پچھلے انبیاء کی سنت پر آئے ہیں اگر کوئی اجتہادی غلطی کر بیٹھیں تو ان پر کیا الزام آسکتا ہے"

(تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۷ ص۲۲۷)

۲۲۔ "یہ موت اگر شہادت ہے تو احمدیوں کے لئے۔ کیونکہ ان کے نبی نے پہلے سے خبر دی تھی کہ اب عنقریب اس ملک میں طاعون پڑنے والی ہے۔ اور وہ میری سچائی کا نشان ہوگی۔ پس اگر صحابہؓ کی طرح کوئی احمدی اس میں مبتلا ہو جائے تو اس کے لئے شہادت ہے"

(تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۷ ص۲۶۴ حاشیہ)

لبنان کے کئی شہروں میں دوبارہ فسادات شروع ہو گئے

سرکاری فوجوں نے کئی جگہ باغیوں کو پسپا کر دیا

بیروت ۲۲ مئی۔ لبنان کے مختلف شہروں میں فسادات پھر سے شروع ہو گئے ہیں۔ اور باغیوں نے متعدد جگہوں پر حملہ کر کے سرکاری عمارتوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی سرکاری فوجوں نے کئی جگہ فائرنگ کر کے باغیوں کو پسپا کر دیا اور ایک گاڑی سے تین سو ریوالور بھی قبضہ میں لے لئے۔

رائٹر کی اطلاع کے مطابق لبنانی کابینہ کے ایک اجلاس کے بعد ملک کے دارالحکومت بیروت اور دوسرے شہروں میں فسادات کی آگ پھر بھڑک اٹھی۔ اس اجلاس میں لبنان کے سیاسی بحران پر غور و خوض کیا گیا تھا۔ جنوبی علاقہ میں رات کے وقت کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ فسادات کے دوبارہ شروع ہونے کے ۲۴ گھنٹے کے بعد ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا کہ باغیوں نے جنوبی علاقہ کے ایک پولیس سٹیشن پر مسلح حملہ کر دیا لیکن انہیں ایک گھنٹے کی جوابی فائرنگ کے بعد منتشر کر دیا گیا۔ مرجعون میں سرکاری عمارتوں پر بھی حملے کئے گئے۔ لیکن یہاں بھی باغی جوابی حملوں کے بعد پسپا ہو گئے سرکاری اعلان میں مزید کہا گیا کہ رشیدوں کے علاقہ میں ایک بم پھٹنے کا حادثہ بھی ہوا۔ یہ بم ایک ہوٹل کے قریب پھینکا گیا۔ لیکن اس سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

مرکزی لبنان میں ایک تھانے پر حملہ ہوا اور ترپولی کے ایک ہوٹل پر ڈائنامیٹ پھینکا گیا۔ شمالی لبنان کے ایک شہر بازار میں باغیوں نے ذرائع مواصلات کاٹنے کی کوشش کی لیکن فوجی دستوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے باغیوں کو ان کوششوں کو ناکام بنا دیا اور اس کے علاوہ ان کا بھاری نقصان بھی کیا۔

ایجنسی فرانس کی اطلاع کے مطابق ترپولی میں صورت حال پر امن ہے۔ بیروت میں دو ڈائنامیٹ پھینکے گئے ان میں سے ایک عدالت کے سامنے پھٹا لیکن کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ بیروت کے نواح میں حفاظتی فوجوں نے ایک گاڑی پر قبضہ کر لیا جس میں تین سو ریوالور تھے۔ ایک شخص کو بھی گرفتار کر لیا گیا جو مرکزی پولیس ہیڈ کوارٹر میں گھوم رہا تھا اور وہ ڈائنامیٹ کا ایک بنڈل اٹھائے ہوئے تھا۔

لبنان میں باغیوں کی تخریبی سرگرمیاں دوسرے ہفتے میں داخل ہو چکی ہیں۔ صدر شمعون کے مخالف اور ایک سابق ڈپٹی سپیکر نے کل ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر اس بحران کو فوری ختم نہ کیا گیا تو ملک میں فسادات کو روکنا مشکل ہو جائیگا۔ اور ہو سکتا ہے کہ موجودہ حالات دوسرے کوریا کی صورت میں تبدیل ہو جائیں۔ خیال ہے کہ کابینہ جلد ہی اس بارے میں کوئی فیصلہ کرے گی کہ آیا لبنان کے مسئلہ پر حفاظتی کونسل میں شکایت کی جائے۔ یا پھر اس مسئلہ کو عرب لیگ میں پیش کیا جائے۔

بڑے آدمیوں کا مصافحہ

مصافحہ دوستانہ خیر مقدم کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اس سے قریب قریب ساری دنیا واقف ہے لیکن اکثر یہ اچھی خاصی مصیبت کا سبب بن جاتا ہے۔ بڑے آدمی جب کسی اہم جلسے یا تقریب میں جاتے ہیں تو انہیں سینکڑوں آدمیوں سے مصافحہ کرنا پڑتا ہے اور بعض لوگ بڑے جوش و خروش اور پوری قوت کے ساتھ کچھ اس طرح مصافحہ کرتے ہیں کہ انگلیاں۔ کلائی اور بازو سب کو جھنجوڑ ڈالتے ہیں اور اچھی خاصی تکلیف پہنچا دیتے ہیں۔

فرانسس دیپ لکھتے ہیں کہ ڈیوک آف ونڈسر جب پرنس آف ویلز تھے اور انہوں نے ساری برطانوی سلطنت کا دورہ کیا تھا تو انہیں اکثر اپنے دائیں شانے پر پٹیاں بندھوانی پڑتی تھیں اور کبھی کبھی تو گلی پٹی ڈال کر اس میں اپنا ہاتھ لٹکائے رہتے تھے۔ یہ سب نتیجہ تھا جوشیلے مصافحوں کا ایک دفعہ پانچ سو آدمیوں سے مصافحہ کرنے کے بعد کینیڈا کے ہائی کمشنر کی بیوی کی کلائی اتر گئی تھی۔ مسز کلیرا بوکہ لوس جو اٹلی میں امریکہ کی سفیر تھیں۔ ایک دفعہ گارڈن پارٹی میں گئیں۔ وہاں انہیں دو ہزار آدمیوں سے مصافحہ کرنا پڑا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے ہاتھ پر بہت ورم ہو گیا۔ اس میں سخت درد پیدا ہو گیا۔ اور ہفتوں ان کے ہاتھ پر پٹی بندھی رہی

امریکہ کے سابق صدر ہیری ٹرومین کو جب وہ صدر تھے ہر ہفتہ ہزاروں آدمیوں سے مصافحہ کرنا پڑتا تھا اور اسی کے باعث ان کا دایاں ہاتھ سوج گیا تھا۔ لیکن جب بار بار یہی صورت پیش آئی تو انہوں نے مصافحہ کرنے کی کوئی ایسی ترکیب نکال لی جس سے ان کا ہاتھ محفوظ رہتا تھا۔ بعض مصافحے ایسے بھی تھے جن کی وجہ سے مصافحہ کرنے والوں میں مقدمہ بازی تک کی نوبت آگئی۔ میو جرسی میں ایک امریکی کی ملاقات اپنے ایک دوست سے ہوئی۔ جسے اس نے مدت سے نہیں دیکھا تھا۔ دونوں نے مصافحہ کیا مگر اس دوست کے ہاتھ کی گرفت کچھ ایسی سخت تھی اور اس نے کچھ اس طرح اس کے ہاتھ کو جھٹکا دیا کہ اس کی ایک انگلی ٹوٹ گئی۔ کچھ عرصہ بعد اس امریکی نے اس آہنی گرفت والے دوست پر چھ ہزار ڈالر کا دعویٰ دائر کر دیا۔

اسی طرح ایک الیکٹریکل کمپنی کے ملازم کو ایک مصافحہ ایک ہزار چھ سو پونڈ میں پڑا۔

مصافحہ پر پابندیاں

بعض ملکوں نے اپنے یہاں مصافحہ پر پابندیاں عاید کر دی ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مصافحوں سے طرح طرح کی بیماریاں پھیل سکتی ہیں۔ خاص طور پر جلدی بیماریاں مصافحہ سے خوراک میں زہر شامل ہو سکتا ہے۔ اور زکام بھی پیدا ہو سکتا ہے۔ مصافحہ کا رواج ساری دنیا میں اس قدر عام ہے کہ اسے ترک کرنا آسان نہیں ہے۔ کہتے ہیں اب سے ہزاروں برس پہلے اسرائیلیوں نے اس رسم کو شروع کیا تھا۔ رفتہ رفتہ یہ ساری دنیا میں پھیل گئی ترکی میں مصافحہ بچوں کے تعلیمی نصاب میں شامل ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ترکی میں یہ رسم ایک اہم معاشرتی رسم شمار ہوتی ہے اسی لئے سکولوں میں باقاعدہ اس کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ بچے باوقار طریقے سے مصافحہ کرنا سیکھ لیں اور جب وہ بڑے ہو جائیں تو مناسب طریقے سے لوگوں کا خیر مقدم کر سکیں۔

انگلستان کی ملکہ الزبتھ دوم کو اپنے فرائض انجام دینے کے سلسلہ میں ہزاروں آدمیوں سے مصافحہ کرنا پڑتا ہے۔ لیکن حال ہی میں جب وہ آسٹریلیا گئیں تو یہ مناسب سمجھا گیا کہ مصافحوں کو روک دیا جائے۔ کیونکہ ان دنوں وہاں فالج اطفال کی بیماری پھیلی ہوئی تھی اور ڈر یہ تھا کہ کہیں اس متعدی بیماری کا ان پر اثر نہ ہو جائے مگر یہ بات سب جانتے ہیں کہ ملکہ کے مصافحہ کرنے کا انداز بہت باوقار ہے۔

گلیڈسٹون کے متعلق ایک بڑا دلچسپ قصہ مشہور ہے جو ملکہ وکٹوریہ کے زمانے میں وزیر اعظم تھے انہیں خیال آیا کہ الیکشن کے سلسلہ میں ہزاروں آدمیوں سے مصافحہ کرنے کی مصیبت آنے والی ہے جیسا کہ پچھلے الیکشن میں ہوا تھا اس سے بچنے کے لئے انہیں ایک ترکیب سوجھی۔ انہوں نے پولیس کے ایک آدمی کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا اور اس سے کہا۔ تم اپنا دایاں ہاتھ میرے بڑے کوٹ میں سے نکال لو اور میری بجائے تم مصافحہ کرو۔ — اس طرح گلیڈسٹون کا ہاتھ محفوظ رہا۔ اور کوئی اس امر کا اندازہ نہ کر سکا کہ مصافحہ کون کر رہا ہے۔ — ہاں جو (م)

(م) لوگ مصافحہ کرنے آئے تھے ان میں سے ایک نے یہ ضرور کہا "بوڑھے آدمی کی گرفت پہلے سے زیادہ مضبوط اور سخت تھی"

(نوائے وقت ۲۰ رمئی ۱۹۵۸ء)

تونس اور فرانس کی فوجوں میں لڑائی شروع ہو گئی

”ہمیں فرانسیسی فوجوں سے جارحیت کا خطرہ لاحق ہے“

تونس ۲۲ رمئی۔ صدر تونس مسٹر حبیب بورقیبہ نے کل سہ پہر اعلان کیا ہے کہ آج جنوبی تونس میں غفصہ کے ہوائی اڈے پر تونس کے نیشنل گارڈز اور فرانسیسی فوج میں لڑائی شروع ہو گئی ہے۔ صدر بورقیبہ نے جو اپنی ہفتہ وار نشری تقریر میں قوم سے خطاب کر رہے تھے۔ مزید کہا آخری اطلاعات کے مطابق فریقین کے درمیان فائرنگ برابر جاری ہے۔

صدر بورقیبہ نے بتایا کہ گڑبڑ کا آغاز کل سہ پہر ہوا۔ جب فرانس کے چار جیٹ لڑاکا طیارے غفصہ کے ہوائی اڈہ پر پہنچے تونس کی فوج کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ ان طیاروں کو دوبارہ پرواز کی اجازت نہ دے۔ لیکن وہ ان ہدایات پر عملدرآمد میں ناکام رہی۔

تونس کے فرانسیسی ذرائع نے بتایا ہے کہ غفصہ کے ہوائی اڈہ پر لڑائی میں ابھی تک کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ ان ذرائع نے مزید کہا کہ آج صبح تونس کے نیشنل گارڈز نے فرانسیسی طیاروں کو پرواز سے روکنے کے لئے ان پر گولیاں چلائی تھیں۔ جس پر ہوائی اڈے کی حفاظت پر متعین فرانسیسی فوجی دستے نے جوابی فائرنگ کی۔ اس پر لڑائی شروع ہو گئی۔

صدر بورقیبہ نے اپنی نشری تقریر میں اس توقع کا اظہار کرتے ہوئے کہ یہ لڑائی جلد ہی بند ہو جائے گی۔ قوم سے چوکنے اور تیار رہنے کی اپیل کی۔ آپ نے کہا کہ تونس کو جارحیت کا خطرہ ہے۔ یہ خطرہ فرانس کی حکومت سے نہیں۔ بلکہ فرانس کی فوجوں کی طرف سے ہے۔ صدر بورقیبہ نے کہا ”ہمیں اندیشہ ہے کہ غفصہ کے ہوائی اڈے پر آج جو حادثہ پیش آیا ہے، الجزائر کے فرانسیسی لیڈر اس کا اعادہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ نے بتایا کہ تونس کے ایک اور گاؤں رمضہ میں فرانسیسی اور تونسی فوجیں ایک دوسرے کے مقابل کھڑی ہیں۔ اور اس سے قبل اتوار کو فرانسیسی اور تونسی سرحدی دستوں کے درمیان جھڑپ ہو چکی ہے۔

صدر بورقیبہ نے مزید کہا حکومت تونس کو پیرس کی سیاسی صورت حال اور تونس اور الجزائر میں متعین فرانسیسی فوجوں کے طرز عمل سے بڑی تشویش ہے ہمیں نجات دلانے کی واحد صورت یہ ہے تمام فرانسیسی فوجیں واپس بلالی جائیں۔ لیکن موسیو فلیملن نے اب تک ایسا کوئی ارادہ ظاہر نہیں کیا ہے۔

آخر میں صدر نے بتایا کہ فرانسیسی ناظم الامور متعینہ تونس مسٹر جین پیرس کو حکومت فرانس نے صلاح و مشورہ کے لئے پیرس طلب کر لیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴